

38135 - ک 1740#&؛ ا خاوند کے ل 1740#&؛ ے جائز ہے کہ وہ ب 1740#&؛ و 1740#&؛ کے ساتھ افطار 1740#&؛ کرنے ک 1740#&؛ بجائے مسجد م 1740#&؛ ن افطار 1740#&؛ کرے

سوال

کیا گھر میں بیوی کے ساتھ افطاری کرنے سے مسجد میں جماعت کے ساتھ افطاری کرنا زیادہ اہم ہے ، کیونکہ بیوی حاملہ ہونے کے باعث گھر سے نہیں جاسکتی ؟
میں نے چند ماہ قبل شادی کی اور اپنے خاوند کے ساتھ یہ پہلا رمضان بسر کر رہی ہوں ، اب تک اس نے میرے ساتھ گھر میں ایک افطاری بھی نہیں کی ، وہ مسجد میں افطاری کرنے کے بعد رات دس بجے گھر واپس آتا ہے ، تو کیا ایسا کرنا شرعی طور پر صحیح ہے ؟
میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کا جواب دیں ، میں نئی مسلمان ہوئی ہوں اور میرا خاوند اصلاً مسلمان ہے اس کا کہنا ہے کہ اسلامی تعلیمات ایسی ہی ہیں ، لیکن میرے خیال میں یہ اسلامی تعلیمات نہیں ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس میں کوئی شک نہیں کہ معاشرت زوجیت میں یہ بات شامل ہے کہ : خاوند کو بیوی کے دینی اور دنیاوی معاملات کا خیال رکھنا چاہیے ، اور اس پر بیوی کے واجب کردہ حقوق ادا کرنے چاہئیں ، خاوند پر بیوی کے واجب حقوق میں سب سے اولیٰ اور اہم حق خاوند کے ذمہ یہ ہے کہ وہ بیوی کو دینی معاملات اور عقیدہ اس طرح سکھائے جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ہے -

بلاشبہ خاوند کا آپ کو یہ باور کرانا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے ، اس کا یہ کہنا صحیح نہیں بلکہ غلط ہے ، اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات ہے جس کا اسے علم ہی نہیں ، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ صحبت اور تعلقات اور ان کے معاملات کا اہتمام اور ضروریات پورا کرنے کے باوجود گھریلو کام کاج بھی کیا کرتے اور گھروالوں کا خیال رکھا کرتے تھے -

اسود رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے ؟

وہ فرمانے لگیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروالوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے نکل جاتے

- صحیح بخاری حدیث نمبر (644) -

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور عورتوں کے ساتھ احسن انداز سے بود و باش اختیار کرو -

اس سے یہ پتہ چلا کہ حسن معاشرت جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے حیات زوجیت کی اساس ہے -

اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بیوی کے ساتھ مل کر افطاری کرنا بھی حسن معاشرت میں شامل ہے چاہے کچھ ایام کے لیے ہی ہو اور خاص کر ازدواجی زندگی کے ابتدائی ایام میں اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ ان ایام میں ان اشیاء کا اہتمام کرنا چاہیے جس سے حیات زوجیت میں قوت پیدا ہو ، شریعت اسلامیہ نے بھی اسی کا حکم دیا ہے -

اور خاص کر جب بیوی کے ساتھ افطاری نہ کرنے کی وجہ سے بیوی وحشت محسوس کرے تو ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے دینی تعلیم دینے کے لیے ایک سنہری موقع سمجھنا چاہیے اور افطاری میں کھانے پینے کے آداب اور سنن بیان کرتے ہوئے عملی طور پر بھی سکھانا چاہیے -

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر ہم خاوند کو کہیں گے کہ گھراور بیوی کے معاملات کا اہتمام کرتے ہوئے ان کا خیال رکھے اور ان کے حقوق میں کمی کوتاہی نہ کرے ، اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ دوسرے لوگوں کے معاملات حل کرنے سے زیادہ اجر و ثواب تو اپنے گھر کی ضروریات پوری کرنے میں ہیں -

اور اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

(مسکین پر صدقہ کرنا تو صرف صدقہ ہی ہے ، اور رشتہ دار و اقربا پر صدقہ کرنا ڈبل اجر کا باعث ہے ایک تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی کا) سنن نسائی حدیث نمبر (2528) ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(اپنی عیالت والے سے ابتداء کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (1360) صحیح مسلم حدیث نمبر (1034) -

اس کا معنی یہ نہیں کہ شرعی طور پر اسے روزانہ بیوی کے ساتھ ہی افطاری کرنی واجب ہے ، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ بیوی اور گھروالوں سے محبت و الفت اور ان سے وحشت ختم کرنے کے لیے انس کا اظہار کرنا نیکی ہے ، اور خاص کر جب سائلہ یہ کہتی ہے کہ وہ حمل کے باعث کام کاج نہیں کر سکتی ، تو ایسی حالت میں اور بھی زیادہ نیکی ہوگی ۔

اور اسی طرح بیوی اور گھروالوں سے نرم رویہ اور رحمدلی اور ان کی ضروریات کا خیال کرنا بھی نیکی ہے ، یہ نیکی نہیں کہ دوست و احباب کو راحت پہنچانے کے لیے راتوں کی نیند حرام کرتے ہیں اور گھر کا خیال ہی نہیں اور نہ ہی بیوی کی ضروریات کا خیال کرتے ہیں ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اور ہدایت سے نوازے ۔

واللہ اعلم .